مارکنگ اسکیم-اردو

{Marking Scheme _Urdu (Class 11 th)}

ANNUAL EXAMINATION

March-2026

مضمون-اردو

صدر ممتحن اور ممتحن کے لیے عام ہدایات:

(General Instruction for Head Examiners and Examiners)

ممتحن کو چاہیئے کہ کاپیوں کی اصلاً جانچ شروع کرنے سے قبل مارکینگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں، ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کر لیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لیے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر وتحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی جانچ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ مارکنگ کے دوران کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لیے کافی غور وخوج کو بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے۔ ان نکات پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

یہاں ایک بات اور واضح کی جارتی ہے کہ مارکنگ اسکیم میں جو کاپیوں کی جانچ کا نمونہ پیش کیا جا رہا ہے، ضرورری نہیں کہ طلبہ کے جوابات اس نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز میں ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی کاپیوں کی جانچ کا عمل انجام دینا ہے تا کہ ماضی میں ہوتی رہی ہمواریوں کو دور کیا جا سکے۔ امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔ ممتحن کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیئے۔ قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔ کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے ہی روایتی انداز سے مارنگ کرتے ہیں جس سے طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبہ اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے ایچ بی ایس ای، بھوانی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لیے صدر ممتحن رممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) ممتحن کو کاپیاں جانچ کے لیے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(3) صدر ممتحن باریک بینی سے اس بات کا اطمینان کرلیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے تحت ہو رہی ہو یا نہیں۔ مارکنگ اسکیم کے تحت کاپیوں کی جانچ کی تسلی ہونے پر ہی ممتحن کو مزید کاپیاں مارکنگ کے لیے دی جائیں۔

(4) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیے میں الگ الگ دیے جائں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(5) اگر کوئی طالبِ علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورے کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایک سوال کے ایک سے زیادہ جواب لکھتا ہے تو اس سوال کے نمبر دیے جائیں جو زیادہ صحیح ہو۔ کم نمبر والے جواب کو Over Attempted لکھ کر کاٹ دیا جائے۔ اگر کوئی طالب علم صحیح جواب لکھ کر غلطی سے یا جلد بازی میں اسے کاٹ دیتا ہے اور دوبارہ جو جواب لکھا ہے وہ غلط ہے یا زیادہ معیاری نہیں ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری کٹے ہوئے جواب کو ہی صحیح تصور کرتے ہوئے اس پر نمبر دے دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دیے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لیے استعمال کرتا ہے۔ مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون میں استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کہ اس کا جواب پوچھے گئے سوال سے زیادہ مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(8) ممتحن کو تمام سیٹس (SETS) کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی مطلعہ کرنا چاہیئے تا کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی

واقف ہو سکے۔

(9) ممتحن کو چاہیئے کہ ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز 30 کا پیاں چیک کرنے میں کم از کم آٹھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(10) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کے جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(11) براہِ کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(12) صدر ممتحن/ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی جانچ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر (x) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے ورا سے اس طرح (ZERO) لکھا جائے۔

(13) زبان وادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر افراد یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ممکن نہیں ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(14) اگر کسی طالبِ علم نے کثیر انتخابی سوال کا جواب دیتے ہوئے انتخاب کا اصل جواب کی بجائے (ا، ب، پ، ت میں سے صحیح جواب 'ب') یا (۱، ۲، ۳، ۴، میں سے جو صحیح جواب '۳') لکھا ہے تو اس کو ہرگز غلط نہ سمجھا جائے۔

Code-A

مارکنگ اسکیم

مضمون-اردو جماعت-گیارہویں

کل نمبر:80 مقررہ وقت:3 گھنٹے

سوال نمبر	ممکنہ جوابات /ویلیو پوائنٹ	نمبروں کی تقسیم
1.	**سوال.1** مندرجہ ذیل معروضی سوالات کے چار- چار جواب دیے ہیں۔ صحیح جواب کا انتخاب کر کے اپنی کاپی میں لکھیے :-	
	(i) فورٹ ولیم کالج کہاں قائم ہوا؟	1
	جواب:(۲) کلکتہ	
	(ii) 'آدمی نامہ' کس کی نظم ہے؟	1
	جواب:(۱) نظیر اکبر آبادی	
	(iii) میر امّن کہاں کے رہنے والے تھے؟	1
	جواب:(۲) دہلی	
	(iv) 'آبِ حیات' کس کی کتاب ہے؟	1
	جواب:(۴) محمد حسین آزاد	
	(v) نظیر اکبر آبادی کا اصل نام کیا تھا؟	1
	جواب:(۲) ولی محمد	
	(vi) 'سویرے جو کل آنکھ میری کھلی' کس کا مضمون ہے؟	1
	(جواب:(۳) پطرس بخاری	
	(vii) فورٹ ولیم کالج کہاں بنایا گیا؟	1
	جواب:(۴) کلکتہ	
	(viii) 'گوری ہو گوری' افسانے کا مرکزی کردار کیا ہے؟	1
	جواب:(۱) گوری نام کی گائے	
	(ix) 'چوتھی کا جوڑا' کس کا افسانہ ہے؟	1
	جواب:(۳) عصمت چغتائی	
	(x) شان الحق حقی کا انتقال کب ہوا؟	1
	جواب:(۲) 2005	
	(xi) 'گلزارِ نسیم' کس کی مثنوی ہے؟	1
	جواب:(۳) دیا شنکر نسیم	

1 1 1 1 1 کل نمبر=16	(xii) 'رخصت ہوئی سہیلی' کس کا گیت ہے؟ جواب: (۳) شاؔد عارفی (xiii) مرزا غالبؔ کہاں پیدا ہوئے؟ جواب: (۲) آگرہ (xiv) رزا غالبؔ کا انتقال کہاں ہوا؟ جواب: (۳) دہلی (xv) 'نظم' کس زبان کا لفظ ہے؟ جواب: (۱) عربی کا (xvi) 'غزل' کے لغوی معنی کیا ہیں؟ جواب: (۱) عورتوں سے باتیں کرنا	
1 1 1 1 کل نمبر=4	**مندرجہ ذیل بہت مختصر سوالات کے جواب لکھیے۔** (i) نصاب میں شامل قصیدہ غالبؔ نے کس بادشاہ کی شان میں لکھا ہے؟ جواب: بہادر شاہ ظفر کی (ii) 'سرسید مرحوم اور اردو لٹریچر' کس کا مضمون ہے؟ جواب: شبلی نعمانی (iii) 'ایک لڑکا' کس کی نظم ہے؟ جواب: اختر الایمان کی (iv) 'پریت ہے من کا روگ' کس کا گیت ہے؟ جواب: احسان دانشؔ	2.
2	مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔ وزیر نے بادشاہ کو کیا نصیحت کی؟ جواب: وزیر نے بادشاہ کو نصیحت کی کہ بادشاہ کو ایک پتھر کی اتنی تعریف کرنا مناسب نہیں اگر چہ یہ سنگ رنگ ڈھنگ میں لاثانی ہے۔ لیکن پھر بھی لعل ایک پتھر ہی ہے۔ اس دربار میں دوسرے ملکوں کے سفیر حاضر ہیں۔ جب یہ اپنے شہر جائیں گے تو بتائیں گے کہ عجب بادشاہ ہے ایک لعل کو ایسا تحفہ بنایا ہے کہ ہر روز روبہ رو منگواتا ہے اور آپ ہی اس کی تعریف کر کے سب کو دکھاتا ہے۔ اس بات کو کوئی بھی بادشاہ یا راجہ سن کر خوب ہنسے گا۔	3.

4.	’آدمی نامہ‘نظم میں انسان کے کون کون سے روپ کا ذکر کیا گیا ہے؟ جواب: آدمی نامہ نظم میں انسان کے مختلف کرداروں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں بادشاہ،گدا،زردار، بے نوا،ہادی،شطان،سوار، پیادہ، گورا، کالا، اشراف، کمینے، اچھا، برا، وزیر اور حقیر اہم ہیں۔	2
5.	لفظ ’’قُم‘‘ اور حضرت عیسیٰ میں کیا تعلق ہے؟ جواب: حضرت عیسیٰ مشہور پیغمبر ہیں۔ اللہ تعالی نے ان کو یہ معجزہ عطا کیا تھا کہ جب وہ کسی بیمار پر پڑھ کر دم کرتے تھے تو وہ صحت یاب ہو جاتا تھا۔ اسی طرح کسی قبر پر جاتے اور اس پر ’’قُم باذن اللہ‘‘ پڑھتے تو مردہ قبر سے نکل کر اٹھ کھڑا ہو جاتا تھا۔	2
6.	مرزا مظہر کا نام جانِ جاناں کس نے رکھا اور کیوں؟ جواب: مرزا مظہر کا نام جانِ جاناں بادشاہ عالمگیر نے رکھا تھا۔ کیوں کہ سلطنت کا قاعدہ تھا کہ امراء کے ہاں اولاد ہو تو بادشاہ خود نام رکھتا تھا، یا اس کے سامنے کئی نام پیش کیے جاتے تھے ان میں سے کوئی نام پسند کر کے رکھ دیا جاتا تھا۔ عالمگیر نے جانِ جاناں نام رکھتے ہوئے کہا کہ بیٹا باپ کی جان ہوتا ہے۔ باپ کا نام مرزا جان ہے تو ہم نے اس کا نام جانِ جاناں رکھا۔	2
7.	سہیلی کے رخصت ہونے سے گھر اور ماحول پر کیا کیفیت طاری ہے؟ جواب: شادی کا ماحول ہے لیکن خوشی کے اس ماحول میں اس وقت اداسی چھا جاتی ہے جب کوئی لڑکی دلہن بن کر اپنے گھر سے رخصت ہوتی ہے۔	2
8.	اپنے ہی گھر کی سیوا کو دُکھ درد کی دوا کیوں کہا گیا ہے؟ جواب: اگر آپ گھر میں رہنے والے افراد کے دکھ سکھ کا خیال کریں گے تو وہ بھی آپ کی خدمت کے لیے تیار رہیں گے۔ آدمی غریب ہو یا مالدار، اسے اپنے گھر ہی میں چین ملتا ہے اور اس کے دکھوں کا علاج گھر میں ہوتا ہے۔ اس لیے گھر والوں کی سیوا کو دکھ درد کی دوا کہا ہے۔	2
9.	رزق کی تحصیل کی خاطر لڑکا کیا کیا کرتا ہے؟ جواب: رزق کی تحصیل کی خاطر لڑکا ان کامیاب دولت مند لوگوں کو اپنے نغمے بیچتا ہے کہ وہ دولت مند لوگ اس نغمے کو اپنا کہہ کر دوسروں کے سامنے پیش کریں۔	2
10	’آپ کاج مہا کاج‘ اس کہاوت کا مطلب اپنے الفاظ میں لکھیے۔ جواب: اس کا مطلب ہے کہ اپنا کام خود کرنا ہی سب سے بڑا کارنامہ ہوتا ہے۔ ہم اپنا کام خود کریں تو کام بہتر ہوگا اور دوسروں سے کروائیں تو وہ اتنا اچھا نہیں کر پائے گا۔ خود محنت کے ساتھ کام کریں تو ہمیں ضرور کامیابی ملے گی۔	2

3	**نوٹ: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے۔** گوری کے کردار پر مختصراً لکھیے۔ **جواب:** گوری افسانے میں ایک گائے کا نام ہے جس کے اندر ممتا کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ وہ جانوروں کے ساتھ ساتھ انسانیت کی ممتا کو بھی اچھے سے سمجھتی ہے۔ افسانہ نگار نے حیوانوں اور انسانوں کی نفسیات کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے جس کا عکس ''گوری ہو گوری' افسانے میں ظاہر ہوتا ہے۔ پانی کا سیلاب آنے پر گوری اپنی بچھیا کے لیے اپنی جان داؤ پر لگا دیتی ہے اور اپنی بچھیا کے ساتھ ساتھ چھوٹی بچی رم کلیا کو بھی پانی کے سیلاب سے باہر نکال لاتی ہے۔ اس طرح سے گوری نے ممتا اور انسانیت کا ثبوت پیش کیا ہے۔	11.
3	رباعی کی تعریف بیان کیجیے۔ **جواب:** رباعی چار مصرعوں پر مشتمل نظم ہوتی ہے۔ رباعی کو 'دوبیتی' اور 'ترانہ' بھی کہا جاتا ہے۔ رباعی کا پہلا، دوسرا اور چوتھا مصرع ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتا ہے۔ رابعی کے لیے ایک خاص بحر ہوتی ہے جس بحرِ ہزج کہا جاتا ہے۔ رباعی کے لیے اس فن کے استادوں 24 اوزان مقرر کیے ہیں ان کے علاوہ کسی اور وزن میں رباعی نہیں کہی جاتی ہے۔ رباعی کا چوتھا مصرع سب سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔ رباعی میں ہر طرح کے مضامین پیش کیے جاتے ہیں۔	12.
3	شاعر نے آبِ زُلال کی کیا خوبیاں بیان کی ہیں؟ جواب: شاعر نے ' آب زُلال ' کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ پانی دو ہواؤں سے مل کر بنا ہے اگر اس کو کھلا چھوڑ دیا جائے تو پھر سے ہوا بن جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالی کی قدرت کے آگے سب بے بس ہیں۔ اس کی قدرت سے پانی ہوا بن جاتا ہے اور رات میں اوس بن کر واپس سبزے پر آ جاتا ہے۔ پانی کو اللہ تعالی نے یہ خوبی بخشی ہے کہ اسے جہاں جیسی جگہ ملے اسی کے مطابق ڈھل جاتا ہے۔ کبھی برف بن کر پتھر جیسا ہو جاتا ہے تو کبھی گرم ہو کر ہواؤں میں بھاپ کی شکل میں اڑ جاتا ہے۔ پانی کو جس شکل میں ہم ڈھالنا چاہتے ہیں اسی میں فوراً ڈھل جاتا ہے یہ کبھی کوئی شکایت نہیں کرتا۔ یہ نہ تو کبھی تلوار سے کٹتا ہے اور نہ ہی توپ کے گولوں سے کبھی زخمی ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ اپنی طبیعت کی روانی سے پستی کی طرف بہتا رہتا ہے۔ جو ہلکی چیز ہوا سے اپنے سر پر اٹھا کر تیرا تا رہتا ہے اور بھار بھر کم چیز کو غوطہ کھلا کر ڈبو دیتا ہے۔	13.
3	گلے سے ہار اتارنے اور دیا بجھانے سے کیا مفہوم ہے؟ جواب: کوئی شخص اپنے پیار میں مبتلا کر کے اپنے محبوب کو چھوڑ کر چلا جائے تو ایسا ہی ہے کہ کچھ دیر گلے میں ہار پہن کر اتار دیا جائے اور دیا جلا کر صبح ہوتے ہوتے اسے بجھا دیا جائے۔	14.

15.	مندرجہ ذیل محاوروں کا مطلب لکھ کر انہیں جملوں میں استعمال کیجیے۔ (i) نگاہوں سے گر جانا: جواب: شرمندہ ہونا۔ میں اپنے دوست کے ساتھ برا سلوک کر کے اپنی نگاہوں میں خود گر گیا ہوں۔ (ii) شرم سے گڑ جانا: جواب: افسوس کی وجہ سے بالکل خاموش ہو جانا۔ جماعت میں کا کام مکمل نہ ہونے پر میں شرم سے گڑ گیا۔ (iii) ہم خرما ہم ثواب: جواب: دوہرے فائدے ہونا: بورڈ کی جماعت پاس کرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے علم میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ سچ بات ہے ہم خرما ہم ثواب۔	1 1 1 کل نمبر:3
16.	نظم کی تعریف لکھتے ہوئے اس کی اقسام پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔ یا غزل کی تعریف لکھتے ہوئے اس کے فن پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔ (i) تمہید و تعریف (ii) نفسِ مضمون (iii) زبان و بیان (iv) اختتام	 2 4 1 1 کل نمبر=8
17.	مختصر افسانہ یا گیت میں سے کسی ایک پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔ یا قصیدہ یا مرثیہ کی تعریف لکھتے ہوئے اس کے اجزائے ترکیبی پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔ (i) تمہید و تعریف (ii) نفسِ مضمون (iii) زبان و بیان (iv) اختتام	 2 4 1 1 کل نمبر=8

18.	اپنے دوست کی یومِ پیدائش پر مبارک باد پیش کرنے کے لیے ایک خط لکھیے ۔ **جواب:** ☆ابتدائیہ: (مکتوب نگار اور مکتوب الیہ کا پتا، تاریخ اور القاب وآداب) ☆نفسِ مضمون ☆اختتام یا عیدالفطر، میرا اسکول، میرا ملک ہندوستان، بڑھتی ہوئی مہنگائی اور کمپیوٹر کے فوائد میں سے کسی ایک پر تفصیلی مضمون لکھیے ۔ (i) تمہید وتعریف (ii) نفسِ مضمون (iii) زبان وبیان (iv) اختتام	3 4 1 کل نمبر=8 4 1 1 کل نمبر=8

2 3 کل جوڑ=5	مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک شعری حصہ کی تشریح سیاق وسیاب کے ساتھ لکھیے۔ (الف) ابنِ مریم ہوا کرے کوئی میرے دکھ کی دوا کرے کوئی بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی **سیاق وسباق:** مندرجہ بالا اشعار گیارہویں جماعت کی کتاب ''گلستان ادب'' میں شامل مرزا غالبؔ کی غزل سے اخذ کیے گئے ہیں۔ان اشعار میں شاعر نے عشق میں مبتلا عاشق کی پریشانیوں اور تکالیف کا بیان نہایت کی دلچسپ انداز میں کیا ہے۔ **تشریح:** **پہلے شعر** میں شاعر کہتا ہے کہ میں عشق کی بیماری میں اس قدر مبتلا ہو گیا ہوں کہ حضرت عیسیٰ بھی میری بیماری کا علاج نہیں کر سکتے بھلے اللہ تعالی نے ان کو معجزے اور کرامات عطا کر رکھی ہیں۔ اس شعر میں ایک مذہبی قصے کو بیان کیا گیا ہے۔جس شعر میں کوئی مذہبی اور تاریخی واقعہ یا قصہ بیان کیا جاتا ہے اس شعر کو تلمیح کہتے ہیں۔تلمیح کی وجہ سے شعر عمدہ بن گیا ہے۔ **دوسرے شعر میں** شاعر نے عشق میں دیوانگی کی انتہا کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں عشق میں اس قدر دیوانہ ہو چکا ہوں کہ مجھے خود نہیں معلوم کی کیا کیا باتیں میں نے بول دی ہیں۔اللہ کرے کہ میری باتیں کسی کی سمجھ میں نہ آئیں ہوں۔	19.

<table>
<tr>
<td>19.</td>
<td>

یا/Or

(ب)

بڑے سُکھ سے بیتے تھے چودہ برس
کبھی میں نے پیا نہ تھا پریم کا رس
میری آنکھوں کو شیام دِکھا کے درس
میرے ہردے میں چاہ بسا ہی گئے

سیاق وسباق: مندرجہ بالا شعری بند گیارہویں جماعت کے نصاب میں شامل اختر شیرانی کے گیت ''روگ کا راگ'' سے لیا گیا ہے۔ اسمیں شاعر نے ایک لڑکی کی زبان میں عشق کے روگ لگ جانے کا بیان کیا ہے۔

تشریح: شاعر ایک لڑکی کی زبان میں عشق میں مبتلا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے بچپن کے 14 برس بہت ہی چین اور آرام سے گزرے تھے۔ میں اس سے پہلے عشق میں کبھی مبتلا نہیں ہوئی تھی۔ جب سے میرے شیام جیسے محبوب میری زندگی میں آئے ہیں انہوں نے میرے دل میں جگہ بنا کر مجھے عشق کے روگ میں مبتلا کر دیا اور میں ان کی دیوانی ہوگئی ہوں۔

</td>
<td>2

3

کل جوڑ=5</td>
</tr>
</table>

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆